سوال

(234)اذان کے بعد سحری کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں جب صبح بیدار ہوا تو اذان ہو رہی تھی ، میں نے جلدی جلدی کھانا کھا کر روزہ رکھ لیا اور بیوی نے تو اذان کے بعد پانی پی کر روزہ رکھا۔ ایسے حالات میں ہمیں کیا حکم ہے ؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم نے روزے دار کے لیے کھانے پینے کی حد بایں الفاظ بیان کی ہے : ''تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے پھر رات تک اپنے روزے کو پورا کرو۔'' [1]

اس کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کے بعد کھانا پینا روزے کو باطل کر دیتا ہے ہاں اگر کھانے کے دوران اذان شروع ہو جائے تو اپنا کھانا وغیرہ پورا کر لینے میں چنداں حرج نہیں جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے اپنی حاجت کو پورا کر لینا چاہیے۔ [2]

یہ بھی اس صورت میں ہے جب موذن نے صحیح وقت پر اذان دی ہو، اگر موذن نے دیر سے اذان دی ہے تو اسے رخصت سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے ، لیکن اذان مکمل ہونے کے بعد جلدی جلدی کھانا پینا یا صرف پانی پی کر روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ ایسے انسان کو چاہیے کہ وہ اگر ہمت رکھتا ہے تو کچھ کھائے پیے وغیر روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ کے لیے سحری مستحب عمل ہے اگر کبھی سحری کے بغیر روزہ رکھ لیا جائے تو اس سے روزے میں کوئی نقص نہیں پڑتا۔ جیسا کہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے۔ ''سحری بابرکت کھانا ہے لیکن واجب نہیں۔''

امام بخاری رحمة اللہ علیہ کا استدلال یہ ہے کہ اگرچہ سحری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر مروی ہے لیکن یہ امر وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کرنے والوں کو تنبیہ تو کی ہے لیکن ان کے روزے کو باطل قرار نہیں دیا۔ بہر حال اذان کے بعد کچھ کھا پی کر روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے بلکہ اذان ہوتے ہوئے بھی کھانے پینے کی ابتدا کرنا محل نظر ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]البقرۃ:۱۸۷۔

[2]مسند امام احمد، ص ۵۱۰، ج ۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:221

محدث فتویٰ